خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 27 مارچ 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی مبارک سیرت سے توحید کے پہلو کا ذکر جاری رکھتے ہوئے بیان فرمایا:

آپ ﷺ وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لئے تعاقب کئے گئے۔ گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ بار بار زہر دیا گیا اور جو خیر خواہ تھے وہ بد خواہ بن گئے اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکار کا کام نہیں۔

بار بار کفار نے آپ ﷺ سے توحید کو چھوڑنے کیلئے مختلف دنیاوی چیزوں کی پیش کش کی لیکن آپ ﷺ توحید پر قائم رہے، آپ کے ماننے والوں کو بھی توحید کا قیام کرنے کے باعث مختلف تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، کیا دنیا کمانے والوں کیساتھ ایسا سلوک ہوتا ہے کہ سب کو اپنا دشمن بنا کر دنیا سے جنگ لے لیں۔ وہ تو آسان شکار پر ہاتھ مارتے ہیں، نفاق اور خوش آمد سے کام لیتے ہیں۔ انکا خدا سے کیا تعلق۔

نجات کا دار و مدار توحید پر ہے، اور اب دنیا میں یہ بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور فرقہ میں نہیں، اور بجز قرآن کے کسی اور کتاب میں نہیں۔ کسی اور فرقہ یا کتاب سے لوگ توحید تک نہیں پہنچ رہے۔ مصلح ربانی کی پہچان توحید کے قیام سے ہی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زرہ بے زور، بے کس امی، یتیم، تنہا، غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضعہ سے سب کی زبان بند کر دی۔ اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہی تختوں پر غریبوں کو بٹھایا۔ اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی؟ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آجانا بغیر تائید الٰہی کے بھی ہوا کرتا ہے؟

توحید کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اس کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید۔ یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس رسول اللہ ﷺ ہی وہ وجود ہیں جنھوں نے توحید کو حقیقی رنگ میں قائم فرمایا اور اس زمانے میں آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام کے لیے مبعوث کیا۔ وہ رسول کریم ﷺ کی تعلیم اور سنت کا عملی نمونہ تھے اور آپ کا دل اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کی تعلیم اور توحید پھیلانے کے لیے بھرا ہوا تھا۔

خطبہ کے آخر پر حض ﷺ ر انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو نماز جنازہ غائب کا اعلان فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞